جناب محمد یونس صاحب لیکچرار ڈسکہ

امریکی یہود و نصاریٰ سے دوستی کی شرعی حیثیت

امریکہ میں اکثریتی مذہب عیسائیت (نصرانیت) ہے جس کے رومن کیتھولک (ROMAN CATHOLIC) پروٹسٹنٹ PROTESTANT (روزی کلیسائی سنگ جماعت) اور آرتھوڈکس قابل ذکر فرقے (SECT) ہیں دوسرا بڑا مذہب یہودیت ہے۔ تعداد کے لحاظ سے مسلمان تیسرے نمبر پر ہیں۔ امریکہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے اور ایک رپورٹ کے مطابق آئندہ بیس سال میں دوسرا بڑا مذہب ہوگا انشا اللہ۔ (اردو انسائیکلوپیڈیا)

۱۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ" سورہ بقرہ میں فرمایا اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ اٰمَنُوْا یعنی اللہ ایمان والوں کا ولی ہے۔ مولانا سواتی صاحب فرماتے ہیں "ولی" کے معانی دوست۔ رفیق۔ ساتھی۔ قریبی رشتہ دار۔ معاون و مددگار۔ سرپرست اور آقا ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں اکثر یہود و نصاریٰ کے تعلقات میں یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔ فرمایا یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ رکھو یہ بڑے بددیانت۔ خائن اور اسلام دشمن ہیں علاوہ ازیں کفار کی دوستی سے بھی منع فرمایا گیا ہے سورہ آل عمران۔ نساء اور دیگر سورتوں میں اس قسم کے احکام موجود ہیں (معالم الفرقان)

۲۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ۔	اے ایمان والو مت بناؤ یہود و نصاریٰ کو دوست وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔
(المائدہ ۵۱)	(ترجمہ۔ شیخ الہند۔ مولانا محمود الحسنؒ)

ان آیات میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ کریں جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا خود بھی یہی دستور ہے کہ وہ گہری دوستی صرف اپنی قوم سے رکھتے ہیں۔ مسلمانوں سے معاملہ نہیں کرتے مولانا سواتی صاحب ان آیات کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ یہ یہود و نصاریٰ (امریکہ۔ فرانس۔ برطانیہ)۔ آپس میں چاہے ایک دوسرے کے دشمن ہی کیوں نہ ہوں لیکن اسلام کے مقابلے میں یہ اپنے تمام اختلافات

بھلا کر شیر وشکر ہو جاتے ہیں (صلیبی جنگیں۔ خلیج کی جنگ وغیرہ)

عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کو سولی پر لٹکانے والے یہودی ہیں لیکن اسلام کے خلاف مشترکہ مفاد کی خاطر یہودیوں کو اس الزام سے بری کر دیا گیا۔ مسئلہ فلسطین پیدا ہوا تو عیسائیوں نے عدالتی بیان کے ذریعے یہودیوں کو قتل مسیح علیہ السلام کے الزام سے بری کر دیا۔ اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ پوری دنیا کفر ایک ملت کے افراد ہیں حضور کی حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ یہودی تمہاری جان اور عیسائی تمہارے ایمان کے دشمن ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ اہل ایمان کی ٹکر رومی یعنی عیسائی طاقتوں سے ہمیشہ رہے گی کبھی اُن کو غلبہ حاصل ہو گا کبھی تمہیں یہاں تک مسیح علیہ السلام کا دور آجائے گا اور یہ تمام فتنے ختم ہو جائیں گے۔

(معالم العرفان۔ تفسیر المائدہ)

(۳) اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ○ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔

(المائدہ ۔ ۵۵-۵۶)

تمہارا رفیق تو وہی اللہ ہے اس کا رسول اور ایمان والے۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور عاجزی کرنے والے ہیں اور جو کوئی دوست رکھے اللہ کو رسولؐ کو اور ایمان والوں کو تو حزب اللہ سب پر غالب ہے۔ (شیخ الہند)

گزشتہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کی دوستی سے منع فرمایا کیوں کہ وہ آپس میں تو دوست ہو سکتے ہیں لیکن مسلمانوں کے ساتھ وہ کبھی مخلص نہیں ہو سکتے۔ اس لیے تمہیں چاہیے کہ اپنے حقیقی دوستوں یعنی اللہ اس کا رسولؐ اور اپنے مسلمان بھائیوں سے ہی دوستی کرو۔ اگر تم نے اللہ اور اُس کے رسول کی دوستی اختیار کی تو یہود ونصاریٰ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ تمہارا کام یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی تابعداری اختیار کرو اور آپس میں اتفاق واتحاد سے دشمنان اسلام کا مقابلہ کرو۔ انشاء اللہ تم ہی غالب آؤ گے۔

(۴) یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○

(المائدہ ۔ ۵۷)

اے ایمان والو مت بناؤ ان لوگوں کو جو تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل ٹھہراتے ہیں جن کو کتاب دی گئی تم سے پہلے اور نہ کافروں کو دوست اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔

(شیخ الہند۔ مولانا محمود الحسن)

مولانا مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک نصرانی تھا جب وہ اذان میں "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ" کا جملہ سنتا تو یہ کہتا تھا "احرق الله الكاذب" یعنی جھوٹے کو اللہ تعالیٰ جلا دے۔ اس کی یہ بد دعا خود اسکے حق میں قبول ہوئی اور اپنے خاندان سمیت آگ میں جل کر مر گیا۔ (معارف القرآن ۳-۱۸۵)

اس آیت میں مسلمانوں کے جذبہ غیرت و حمیت کو ابھارا گیا ہے۔ کہ جو اہل کتاب اور کفار تمہارے دین کا مذاق اڑاتے اور تمہارے شعائر دین کو کھیل تماشا بناتے ہیں حیف ہے اگر تم ان کو اپنا دوست بناؤ انسان کی فطرت ہے کہ جو چیز اس سے منسوب ہو یا جس کی طرف وہ منسوب ہو اس کی توہین و تذلیل وہ برداشت نہیں کرتا اگر کوئی اس کو گوارا کرے تو یہ اس کی بے حمیتی کی دلیل ہے۔

اب آپ خود فرمائیں کہ امریکہ اور اس کی اتحادی یہود و نصاریٰ کس حد تک اسلام اور اہل اسلام کا مذاق اُڑاتے ہیں اور کیسی کیسی تراکیب سے وہ مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں ایران و عراق، عراق و کویت تنازعہ۔ سعودی عرب اور دیگر عرب ریاستوں کے وسائل پر قبضہ کرنا اور وہاں اپنی تہذیب کو رواج دینا۔ فلسطین، کشمیر، بوسنیا اور چیچنیا کی حالت زار یہ تمام واقعات دور حاضر کی زندہ مثالیں ہیں۔ دور کیوں جائیں خود پاکستان میں اب امریکہ کی مداخلت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔

(۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ (آل عمران ۱۱۸)	اے ایمان والو! اپنے سوا کسی کو (کفار) اپنا محرم راز نہ بناؤ وہ کافر تمہیں تباہ کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ تمہاری مضرت کی تمنا رکھتے ہیں۔ جو بغض ان کے منہ سے ظاہر ہوتا ہے اور جو اپنے دلوں میں چھپائے رکھتے ہیں بہت زیادہ ہے ہم نے تمہارے سامنے نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے ہوشیار رہیں کیوں کہ ان کے تعلقات کسی بھی مسلمان سے مخلصانہ نہیں ہو سکتے۔ قرآن نے نہایت واضح الفاظ میں متنبہ فرمایا ہے کہ مسلمانوں کے سوا کسی کو دوست نہ بناؤ۔ یہ یہود و نصاریٰ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے یہ اس بات کے خواہش مند نہیں ہیں کہ تمہیں تمہارے مقاصد میں کامیابی حاصل ہو بلکہ یہ تمہارے لیے زحمتوں اور پریشانیوں کے خواہش مند ہیں ان کی دشمنی ان کی باتوں سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ لیکن دلوں میں جو

کچھ ہے وہ اس سے بھی کہیں زیادہ سخت و شدید ہے فرمایا کہ ہم نے یہ بات اچھی طرح کھول کر سمجھا دی ہے اب بھی اگر تم نہ سمجھو تو اس کا خمیازہ بھگتو گے۔ (تدبر القرآن۔ جلد دوم ص۱۹۶)

(۶) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا	اے ایمان والو! تم میرے دشمن اور اپنے
عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ	دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ ان سے
اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا	دوستی کا اظہار کرنے لگو۔ حالانکہ تمہارے
بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ۔	پاس جو دین حق آچکا ہے وہ اس کے منکر
(الممتحنہ۔۱)	ہیں۔ ترجمہ مولانا محمود الحسنؒ)

اس آیت کا شان نزول اگرچہ ایک خاص واقعہ ہے جس کو امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں ذکر کیا ہے، مفتی اعظمؒ نے معارف القرآن میں مفصل لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت حاطبؓ نے ایک خط سارہ نامی عورت کو دیا جس میں مکہ کے کفار کو مسلمانوں کے حملے سے باخبر کیا گیا تھا۔ یہ خط حضرت علیؓ نے فرمان نبوی کے مطابق اس مغنیہ سے مقام روضہ خاخ میں واپس لے لیا۔ اسی آیت میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے لیکن آیت کا عموم و مفہوم مذکورہ واقعہ سے مقید نہیں کیا گیا ہے بلکہ عَدُوِّی اور عَدُوَّكُمْ کے الفاظ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ کافر خدا اور مسلمانوں کے دشمن ہیں لہذا ان سے دوستی کی امید رکھنا سخت دھوکہ ہے کافر جب تک کافر ہے وہ کسی مسلمان کا جب تک وہ مسلمان ہے دوست نہیں ہو سکتا۔ خدا کرے دور حاضر کے مسلمان بھی اس حقیقت کو پہچان لیں۔ (معارف القرآن جلد ۸۔ ص۴۰۱)

(۷) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ	اے ایمان والو! مومنوں کے علاوہ کافروں
اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَتُرِیْدُوْنَ	کو دوست نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے
اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ہ	اوپر اللہ کا صریح الزام لو۔
(النسآء ۱۴۴)	ترجمہ از شیخ الہند)

علامہ عثمانیؒ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں (یہود و نصاریٰ) سے دوستی کرنا نفاق کی دلیل ہے اس لیے اے مسلمانو تم ہرگز ایسا نہ کرو ورنہ خداوند تعالیٰ کا صریح الزام اور حجت تم پر پوری ہو جائے گی کہ تم بھی منافق ہو اور منافقوں کے لیے دوزخ کا سب سے نیچا طبقہ ہے اور کوئی ان کا مددگار بھی نہیں ہو سکتا۔ لہذا مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہود و نصاریٰ سے دوستی اور یک طرفہ تعلقات دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا سبب ہیں۔

(تفسیر عثمانی۔ ص۱۳۵)

(۸) لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ ۔ (آل عمران ـ ۲۸)

نہ بنائیں مسلمان کافروں کو دوست مسلمانوں کو چھوڑ کر اور جو کوئی یہ کام کرے تو اللہ کی طرف سے کسی امر میں مدد نہ ہوگی ۔ (شیخ الہند ـ مولانا محمود الحسنؒ)

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

"جب حکومت وسلطنت ، جاہ وعزت اور ہر قسم کے تقلبات وتصرفات کی زمام اکیلے خداوند قدوس کے ہاتھ میں ہوئی تو مسلمانوں کو صحیح معنوں میں اس پر یقین رکھتے ہیں شایاں نہیں کہ اپنے اسلامی بھائیوں کی اخوت ودوستی پر اکتفا نہ کرکے خواہ مخواہ دشمنان خدا کی موالات ومدارت کی طرف قدم بڑھائیں ۔ جو اس خبط میں پڑے گا سمجھو خدا کی محبت وموالات سے اسے کچھ سروکار نہیں ایک مسلمان کی سب امیدیں اور خوف صرف اپنے رب سے وابستہ ہونی چاہیں اور اس کے اعتماد ووثوق اور محبت ومناصرت کے مستحق صرف وہ لوگ ہیں جو حق تعالیٰ سے اسی قسم کا تعلق رکھتے ہوں ۔ (تفسیر عثمانی ص ۷۸)

(۹) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْهِمْ ۔ (الممتحنہ ـ ۱۳)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ نے غضب فرمایا ہے ۔

یہاں غضب اللہ علیہم سے مراد یہود ہیں جیسا سورۃ فاتحہ غیر المغضوب علیہم ولا الضآلین کی تشریح میں علامہ عثمانیؒ اور مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں کہ مغضوب سے مراد یہود اور الضالین سے مراد عیسائی ہیں مسلمانوں کو یہود ونصاریٰ سے دوستی سے منع فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ غضب کے مستحق لوگوں سے دوستی اختیار مت کرو مبادا تم بھی ان جیسے ہی جاؤ اور تم پر بھی اللہ کی لعنت ہو سورۃ المائدہ میں اللہ پاک فرماتے ہیں ۔ "آپ ان میں سے بہت سے ایسے لوگ دیکھیں گے جو کافروں سے دوستی کرتے ہیں جو کام انہوں نے آئندہ کے لیے کیا ہے بے شک وہ برا ہے کہ اللہ ان پر ناخوش ہوا اور یہ لوگ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ۔

(۱۰) لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ۔ (المجادلۃ ـ ۲۲)

جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پہ ایمان رکھتے ہیں ان کو آپ نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہوں ۔

اس آیت کریمہ میں اللہ نے اہل ایمان کی یہ شان بیان کی ہے۔ کہ وہ اللہ کے مخالف سے دوستی نہیں رکھتے اگرچہ باپ بیٹے ہوں۔ وہی سچے ایمان والے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان یہی تھی کہ اللہ اور رسول کے معاملے میں کسی چیز اور کسی شخص کی پرواہ نہ کی اسی سلسلہ میں ابو عبیدہ نے اپنے باپ کو قتل کردیا جنگ احد میں ابوبکرؓ اپنے بیٹے عبدالرحمان کے مقابلہ میں نکلنے کو تیار ہوگئے مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو۔ عمر بن الخطاب نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو علیؓ بن ابی طالب، حمزہؓ، عبیدہؓ بن الحارث نے اپنے اقارب عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ کو قتل کردیا اور رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے جو مخلص مسلمان تھے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر آپؐ حکم دیں تو اپنے باپ کا سر کاٹ کر خدمت میں حاضر کردوں آپؐ نے منع فرمادیا۔ (تفسیر عثمانی)

افسوس اب وہ زمانہ رہا نہ وہ مسلمان۔ آج ہم اپنی حالت پر غور کرتے ہیں تو قرون اول کے مسلمانوں کی کوئی ایک بات بھی اپنے میں موجود نہیں پاتے وہ آپس میں محبت کرتے تھے ہم نفرت کرتے ہیں وہ غیروں سے نفرت اور ان کی تہذیب کو کفر کہتے تھے آج ہم کافروں سے تعلقات پر فخر کرتے ہیں جیسا کہ گزشتہ مقالہ پاکستانی حکمرانوں کے اقوال نقل کیے گئے ہیں۔ ایسی حالت میں ہمارے دنیا و آخرت خراب ہی رہے گی۔
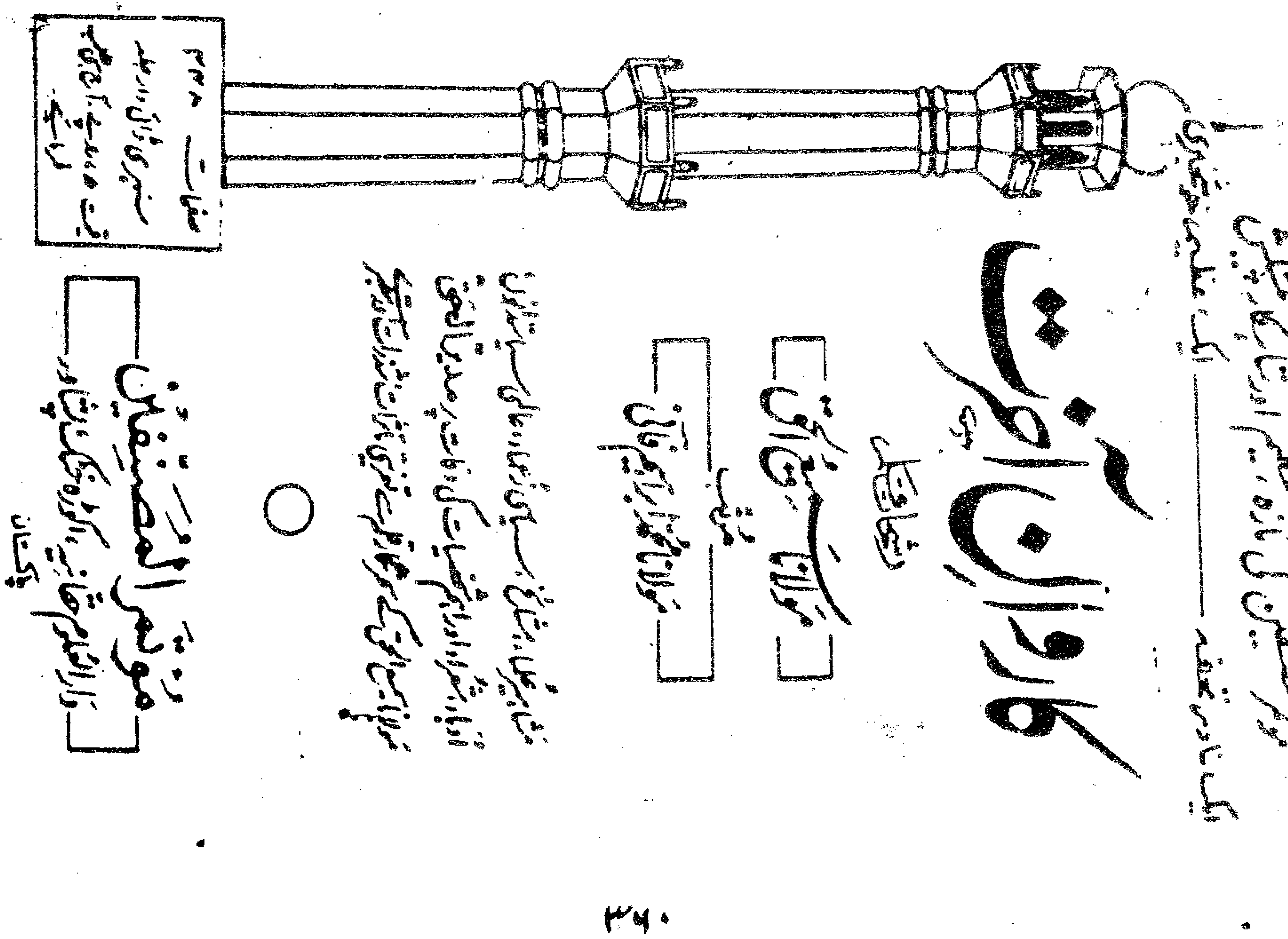
میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اُسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں